موبائل فون کی نعمت

اور

ضروری احکام



حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

موبائل فون کی نعمت

اور

ضروری احکام

اس رسالہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں موبائل فون کی نعمت اور اس کے ضروری احکام بیان کئے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ: www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

﴿پہلا حصہ﴾

موبائل فون کی نعمت

﴿دوسرا حصہ﴾

موبائل فون کے ضروری احکام

تمت بالخیر

وَیَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ

اور وہ ایسی چیزیں بناتا ہے، جن کی تم کو خبر نہیں ۔ (بیان القرآن)

﴿النحل : آیت ۱۸﴾

پہلا حصہ

موبائل فون کی نعمت

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننے لگو تو نہ گن سکو۔ (بیان القرآن)

﴿النحل۔ آیت ۱۸﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم محمد وآله

وأصحابه أجمعين،

أمابعد!

نعمتوں پر شکر کرنا ضروری ہے

میرے قابلِ احترام بزرگو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے مالا مال فرمایا ہے، اُن بے شمار نعمتوں میں، دین وایمان کی نعمت بھی ہے، جو ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور دنیا کی نعمتیں بھی بے شمار اور بے حساب ہیں، ہر نعمت اگر شکر کے ساتھ استعمال کی جائے تو اس میں برکت ہوتی ہے، ترقی ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ شکر کی وجہ سے اس میں اضافہ کرتے ہیں، اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتے ہیں، اور اگر ناشکری کی جائے، ناقدری کی جائے تو نعمت گھٹنے لگتی ہے، اور بعض مرتبہ انسان نعمت ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔

اس لیے نعمت، چاہے چھوٹی ہو یا بڑی، اہم ہو یا معمولی، دین کی ہو یا دنیا کی، اس کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

شکر ادا کرنے کا طریقہ

نعمت کا اصل شکریہ ہے کہ جو نعمت ملے، اس کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق استعمال کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے

خلاف استعمال نہ کرے، اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرے گا تو اس نعمت کا شکر ادا ہوگا، اس کے خلاف استعمال کرے گا تو گنہگار بھی ہوگا اور اس کی ناشکری بھی ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اس طرح بھی ادا ہوتا ہے، مثلاً یوں کہے "یا اللہ! آپ نے مجھے جتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں، میں ان کے لائق نہیں ہوں، میں ان کے قابل نہیں ہوں، میری بغیر کسی لیاقت کے اور میری بغیر کسی قابلیت کے آپ نے محض اپنے فضل سے یہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں، میں ان کا شکر ادا کرتا ہوں"۔

کلماتِ شکر کا سردار

شکر کا ایک کلمہ "الحمدللہ" ہے، یہ شکر کے کلمات کا سردار ہے، یعنی جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے، ان میں "الحمدللہ" سب سے اہم ہے، اس لیے "الحمدللہ" دل سے بھی کہے اور زبان سے بھی کہے۔

اور ہر نعمت کے بارے میں دل میں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ نعمت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ کو دی ہے، میں اس کے لائق نہیں، اور پھر اپنے جسم کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگادے، نافرمانی سے بچائے، تو شکر ادا کرنے کا یہ صحیح اور مکمل طریقہ ہے۔

نعمت کا صحیح استعمال ضروری ہے

بہرحال اس وقت میں اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں،

جس کا تعلق ظاہری طور پر دنیا سے ہے، اور دنیا کی جائز نعمتوں کا شکر اس وقت ہے جب ہم اُن کو استعمال کرنے کا جو صحیح طریقہ ہے، اس طرح استعمال کریں، اور اس کے غلط استعمال کرنے سے بچیں۔

موبائل فون اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت

موبائل فون اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے، اور انسان کے لیے ایک ایسی زبردست سہولت ہے کہ گویا ساری دنیا انسان کی مٹھی میں ہے کہ جس سے چاہے، جب چاہے اور جہاں چاہے، رابطہ کر سکتا ہے، ٹیلی فون کی نعمت بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ ہزاروں، لاکھوں میل کے فاصلے سے ایک منٹ میں گفتگو ہو جاتی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہیں آمنے سامنے باتیں ہو رہی ہیں، لیکن ٹیلی فون ہر وقت، ہر جگہ آدمی کے ساتھ نہیں رہ سکتا، جہاں اس کی لائن ہے اور سیٹ رکھا ہوا ہے، وہیں بات ہو سکتی ہے، ہر جگہ بات نہیں ہو سکتی، آدمی گھر سے باہر ہے اور وہاں ٹیلی فون کی سہولت نہیں ہے، تو آدمی اپنے گھر والوں سے اور دوسروں سے کوئی رابطہ نہیں کر سکتا، اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں ٹیلی فون کی لائن اور سیٹ ہو، آدمی وہاں جائے اور پھر اس سہولت سے فائدہ اٹھائے۔

بہر حال ٹیلی فون بھی بہت بڑی نعمت ہے، لیکن موبائل فون اس سے بڑی نعمت ہے، جس کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے، اس لیے کہ جس کے

پاس موبائل فون ہے، وہ اپنی ضرورت کے لئے جہاں چاہے آسانی کے ساتھ رابطہ کرسکتا ہے، اور دوسرے بھی اس سے رابطہ کرسکتے ہیں، خواہ گاڑی میں بیٹھا ہو یا بس میں ہو، چاہے کار میں بیٹھا ہو یا پیدل جارہا ہو، ٹیلی فون کی لائن ہو یا نہ ہو، اس کا رابطہ آسانی سے ہوسکتا ہے، اور اس میں نہایت تیزی سے مزید سہولتیں سامنے آرہی ہیں، ہر جائز سہولت اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، موبائل فون اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے، جس کی ہمیں قدر کرنی چاہئے اور شکر ادا کرنا چاہئے۔

اس کے استعمال کے سلسلے میں چند باتوں کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے، جن پر عمل کرنے سے اس نعمت کی شکرگزاری ہوگی، اور عمل نہ کرنے سے گناہ بھی ہوسکتا ہے، اور گناہ کسی نعمت کی زبردست ناشکری کا نام ہے، اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی ناقدری کرنے کا نام ہے، اور اس سے دینی یا دنیاوی نقصان ہوسکتا ہے۔

موبائل فون میں گھنٹی کیسی ہو؟

موبائل فون کے سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس میں جو گھنٹی ہوتی ہے، جو کسی کے رابطہ کرنے پر بجتی ہے، وہ آپ سب جانتے ہیں کہ بیسیوں قسم کی ہیں، ان میں مختلف جانوروں اور پرندوں کی آوازیں بھی ہیں، اور میوزک کے انداز کی بھی ہیں، لہٰذا اپنے موبائل فون میں سادہ گھنٹی استعمال

کرنی چاہیے، خواہ کسی پرندہ کی آواز ہو یا پانی کے گرنے کی آواز ہو یا ہوا کے چلنے کی آواز ہو یا ویسے ہی کوئی سادہ گھنٹی کی ہو۔

موبائل فون میں میوزک والی گھنٹی نہ ہو

موبائل فون کے اندر میوزک والی گھنٹی استعمال کرنا گناہ ہے، کیونکہ ہمارے دین کے اندر گانا باجا، گانے باجے کے تمام آلات کا استعمال کرنا جائز نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس دنیا میں گانے اور باجے کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا ہوں''، آپ صلی اللہ علیہ وسلم گانا بجانے کو مٹانے کے لئے تشریف لائے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے کہ گانا بجانا گناہ ہے، ناجائز ہے، اور یہ گانے باجے، موسیقی اور میوزک کی آواز ایسی چیز ہے کہ جس پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور لعنت گناہ کے کام پر ہوتی ہے، کسی نیک کام پر لعنت نہیں ہوتی، نیک کام پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے، اس لیے موبائل میں گانے یا میوزک والی گھنٹی استعمال کرنا گناہ کی بات ہے، جو اس نعمت کی سخت ناشکری اور ناقدری ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

قرآن کریم اور اذان وغیرہ کو گھنٹی کی جگہ استعمال کرنا

بعض لوگ ثواب کی نیت سے اور میوزک وغیرہ کی گھنٹی سے بچنے کے لئے موبائل فون کی ٹون کی جگہ ''قرآن کریم'' بھر دیتے ہیں، اور بطورِ گھنٹی اس کو استعمال کرتے ہیں، یا اللہ تعالیٰ کے مبارک اسماء یا مبارک کلمات اس کے اندر

بھر دیتے ہیں اوران کا استعمال کرتے ہیں، مثلاً "سبحان الله، الحمد لله، الله اکبر، لا إله إلا الله" وغیرہ، اور بعض لوگ اس کے اندر "اذان" بھر دیتے ہیں، اب جیسے ہی گھنٹی بولتی ہے تو گھنٹی کی جگہ اس میں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے یا ذکراللہ کی آواز آتی ہے، یا تلاوت سنائی دیتی ہے، اور رابطہ کرنے پر فوزاً وہیں کٹ جاتی ہے، جیسے گھنٹی بند ہو جاتی ہے اور رابطہ ہو جاتا ہے اور باتیں شروع ہو جاتی ہیں، اسی طرح بعض لوگ ٹیلیفون پر ہولڈ کرانے اور انتظار کرانے کے لئے بھی یہ چیزیں بھر دیتے ہیں، اب ملاقات کے انتظار کے دوران قرآن شریف کی تلاوت سنائی دے رہی ہے، اور پھر جیسے ہی گفتگو شروع ہوتی ہے، وہ اذان وہیں کٹ جاتی ہے، تلاوت وہیں کٹ جاتی ہے، ذکر وہیں کٹ جاتا ہے، یادرکھو! یہ خلاف ادب ہے، یہ اللہ کے نام کی بے ادبی ہے، یہ اذان کی بے ادبی ہے، یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے، اس لیے کہ یہ قرآن شریف ہم نے خود سننے کی غرض سے نہیں بھرا، یہاں اذان کو سننا مقصود نہیں ہے، ذکراللہ کو سننا مقصود نہیں، دوسرے کو خبردار کرنا مقصود ہے، تو ہم نے کلام پاک کو، اللہ کے ذکر کو، اللہ کے نام کو، اذان کو اللہ کے واسطے سننے سنانے کے بجائے کسی سے رابطہ کرنے کے لئے یا اس کو ہوشیار کرنے کے لئے استعمال کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

دوکاندار کا مال بیچتے وقت ''سبحان اللہ'' پڑھنا

حضرات فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دوکاندار گاہک کے سامنے اپنا مال بیچنے کے لئے کھولے اور ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' پڑھنے لگے، تاکہ گاہک یہ سمجھے کہ یہ کوئی غیر معمولی مال ہے، تاکہ خریدار، دوکاندار کی ''سبحان اللہ'' کی گردان سن کر خریدنے پر زیادہ سے زیادہ آمادہ ہو جائے، یہ مکروہ ہے اور خلافِ ادب ہے، کیونکہ اس نے یہاں ''سبحان اللہ'' کو اپنا مال بیچنے کے لئے استعمال کیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مقصود نہیں ہے، اس لئے موبائل کے اندر ان چیزوں کو بھرنا خلافِ ادب ہے، جس سے بچنے کی ضرورت ہے۔

سننے یا پڑھنے کے لئے موبائل میں قرآن کریم بھرنا

البتہ موبائل میں پورا قرآن شریف بھرنا یا چند سورتیں بھرنا اور بوقتِ ضرورت ان کو سننا، وہ جائز ہے، کیونکہ وہ اسی لیے بھری جاتی ہیں کہ بجائے اس کے کہ ہم قرآن شریف جیب میں رکھ کر اِدھر اُدھر جائیں، جو مشکل ہوتا ہے، موبائل کے اندر قرآن شریف بھرلیا، تاکہ تلاوتِ قرآن کریم کے وقت موبائل کی اسکرین پر قرآن کریم کی آیات دیکھ کر تلاوت کی جاسکے، اور اگر قرآن کریم سننے کا دل چاہ رہا ہو تو کان لگا کر اس کی تلاوت کو سُنا جاسکے، یہ دونوں باتیں صحیح ہیں، یہ خلافِ ادب نہیں ہے، اس لیے کہ ان کا استعمال سننے کے لئے ہے یا ان کا استعمال پڑھنے کے لئے ہے، اس لیے یہ خلافِ ادب نہیں، جائز ہے۔

قرآن کریم بھرے ہوئے موبائل کو بغیر وضو استعمال کرنا

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ جس موبائل کے اندر قرآن کریم بھرا ہوا ہو، اس کو بغیر وضو کے ہاتھ لگا سکتے ہیں، بغیر وضو کے اس کو آن (ON) کر سکتے ہیں، اور بغیر وضو کے پڑھنا تو ویسے بھی جائز ہے، چونکہ اس کے اندر موجود قرآن شریف کے حروف با قاعدہ حروف کی شکل میں محفوظ نہیں ہوتے، جیسے قرآن شریف کو بند کر دینے کے بعد قرآن شریف میں سارے حروف محفوظ رہتے ہیں، بلکہ موبائل کے اندر قرآن شریف نقوش کی شکل میں محفوظ ہوتا ہے، حروف کی شکل میں محفوظ نہیں ہوتا، اس لیے وہ قرآن شریف کے حکم میں نہیں، اور اس کے حکم میں نہیں، تو اس کو بغیر وضو چھونا اور اس کو ہاتھ لگانا درست ہے، اور جب وہ حروف کی شکل میں محفوظ ہو، تب بھی وہ اندر ہے، براہِ راست اس پر ہاتھ نہیں لگتا، تو یہ ایسا ہے جیسے قرآن شریف کو جُزدان چڑھا ہوا ہو اور بغیر وضو کے اس کو ہاتھ لگانا چاہیں تو جائز ہے، کیونکہ وہ جزدان کو ہاتھ لگا رہا ہے، قرآن شریف کو ہاتھ نہیں لگا رہا، اور قرآن کریم الگ ہے اور جُزدان الگ ہے، اسی طرح موبائل کا کور الگ ہے اور اس میں جہاں قرآن شریف بھرا ہوا ہے، وہ الگ ہے۔

مسجد میں آتے وقت موبائل بند کرنا

موبائل فون اکثر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے، اس لیے جب ایسے حضرات

مسجد میں نماز پڑھنے آئیں تو انہیں چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے، پہلی بات یہ ہے کہ ہر موبائل فون رکھنے والے شخص کو مسجد میں آتے وقت موبائل بند کر دینا چاہیے، اگر وہ اس کو بند نہیں کرے گا تو مسجد کے اندر دو خرابیاں پیدا ہوں گی، اور وہ دونوں نماز کے اندر بھی ہو سکتی ہیں، نماز کے باہر بھی، اور دونوں صورتیں خلاف ادب ہوں گی، نماز کے باہر کی دو صورتیں یہ ہیں، ایک یہ کہ موبائل والے صاحب ابھی نماز نہیں پڑھ رہے ہیں، البتہ دوسرے لوگوں میں سے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، اور کچھ نہیں پڑھ رہے ہوں گے، جن میں سے کوئی ذکر کر رہا ہوگا، کوئی اور عبادت کر رہا ہوگا، کوئی تلاوت کر رہا ہوگا، کوئی دعا کر رہا ہوگا، اگر اسی دوران گھنٹی بجنی شروع ہوگی تو جس جس کے کان میں اس کی گھنٹی کی آواز جائے گی، اس کا ذہن بٹ جائے گا، اور وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگے گا کہ بھئی! کس کے موبائل کی گھنٹی بج رہی ہے؟ چنانچہ اس گھنٹی کے بجنے کی وجہ سے جو دعا میں لگا ہوگا، اس کی دعا میں خلل آئے گا، جو تسبیح پڑھ رہا ہوگا، اس کی تسبیح میں خلل آئے گا، جو درود شریف پڑھ رہا ہوگا، اس کے درود شریف میں خلل آئے گا، جو تلاوت کر رہا ہوگا، اس کی تلاوت میں خلل آئے گا، جو نماز پڑھ رہا ہوگا، اس کی نماز میں خلل آئے گا، ان سب صورتوں میں خلل ڈالنے کا گناہ موبائل فون بند نہ کرنے والے کو ہوگا، اس لیے کہ مسجد تمام مسلمانوں کے لیے سکون سے عبادت کرنے کی جگہ ہے، یہاں ہر ایسا کام جس سے دوسروں

کی عبادت میں خلل واقع ہو، درست نہیں، باعثِ گناہ ہے، اوراس میں دوسرا گناہ یہ ہے کہ خدانخواستہ اگراس نے موبائل میں میوزک والی گھنٹی لگائی ہوئی ہے، تواب مسجد کے اندر میوزک بجے گا، جبکہ مسجد گانے باجے کی جگہ نہیں، بلکہ گانے باجے کی جگہ نہ ہمارا گھر ہے، نہ بازار، نہ ہماری تقریبات ہیں، سب جگہ یہ گناہ ہے۔

جگہ کے اعتبار سے گناہ سنگین ہوتا ہے

جگہ کے اعتبار سے گناہ مختلف ہوجاتا ہے، ایک گناہ وہ ہے جوآدمی گھر میں چھپ کر کررہا ہو، وہ بھی گناہ ہے، لیکن چھپ کر کرنے کی وجہ سے، علانیہ کرنے کے لحاظ سے وہ کچھ ہلکا ہے، وہی گناہ اگر آدمی علانیہ اور کھلم کھلاّ کررہا ہے، توعلانیہ کرنے کی وجہ سے وہ اس گناہ کی دوسروں کوبھی دعوت دے رہا ہے، لہٰذا وہ گناہ اور سنگین ہوگیا، اوراسی طرح یہ گناہ اگرآدمی مزید کسی اور بڑے مجمع میں کرے گاتواس وجہ سے وہ اورزیادہ وسیع پیمانے پراس کوپھیلانے والا ہوجائے گا، لہٰذااس گناہ کے اندرسختی اورشدّت مزید بڑھ جائے گی، خدانخواستہ اگروہی گناہ آدمی مسجد میں آکر کرنے لگے یاوہی گناہ مسجد میں آکر مسجد کی محراب میں کرنے لگے یاوہی گناہ بیت المقدس میں جاکر کرنے لگے یاوہی گناہ مسجد نبوی میں جاکرکرنے لگے یاوہی گناہ (العیاذ باللہ) خانۂ کعبہ میں جاکرکرنے لگے تویہ گناہ کتنا سنگین ہوجائے گا؟ خلاصہ یہ ہے کہ میوزک

اور گانا گناہ ہیں، مسجد میں ان کو قصداً کرنا اور زیادہ گناہ ہے، مسجد کو اس قسم کی باتوں سے بچانا ضروری ہے، لہذا جس آدمی کے موبائل کے اندر میوزک والی یا کسی اور گانے باجے کی آواز بھری ہوئی ہو اور فون آنے پر وہ مسجد میں بولنی شروع ہو جائے تو اول وہاں جتنے عبادت گزار ہیں، ان کی عبادت میں خلل ڈالنے کا گناہ ہوگا، دوسرے مسجد میں میوزک بجانے کا ذریعہ بننے کا گناہ ہوگا، یہ دو گناہ اس وقت ہیں، جبکہ موبائل فون والا شخص نماز میں نہ ہو۔

نماز میں موبائل بجنے کی چند خرابیاں

اگر اس نے نیت باندھی ہوئی ہے اور وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کا موبائل دورانِ نماز اس کی جیب میں بولنے لگے اور اس کے اندر گھنٹی بجنے لگے، تو اب اس کی اپنی نماز میں بھی خلل واقع ہوگا، اس کا ذہن برابر اس کی گھنٹی کی طرف جائے گا، وہ بار بار سوچے گا، معلوم نہیں کس کا فون ہے؟ کون مجھ سے رابطہ کر رہا ہے؟ اور کچھ نہیں تو اس کی آواز ہی سے اس کا ذہن منتشر ہو جائے گا اور اس کی طبیعت پریشان ہو جائے گی کہ اب میں کیا کروں؟ چنانچہ یہ خود بھی پریشان اور مسجد کے وہ نمازی، جن کے کانوں میں یہ آواز جا رہی ہے، وہ بھی پریشان، تو اس گھنٹی کی وجہ سے نمازیوں کی نماز کے خشوع میں خلل آ گیا، وہ نماز جسے وہ خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھ رہا تھا، اب اس کی نماز کا خشوع و خضوع ختم ہو گیا، اور اس کے قُرب وجوار کے جو دوسرے نمازی ہیں، یا

دوسرے عبادت کرنے والے ہیں، وہ بھی پریشان ہوئے۔

دیکھئے!! موبائل بند نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اندر کتنی خرابیاں آگئیں، لہذا جو شخص بھی اپنے پاس موبائل رکھتا ہے، وہ اس بات کا اہتمام کرے کہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے یا مسجد میں داخل ہوتے ہی اپنا موبائل فون دھیان سے بند کردیا کرے، تاکہ مسجد میں جانے کے بعد اس پر کسی کا فون نہ آئے اور اس کی گھنٹی نہ بولے، اور گھنٹی نہ بولنے کی وجہ سے نہ اس کی نماز میں خلل آئے اور نہ کسی اور کی نماز میں کوئی خلل آئے۔

نماز سے پہلے اگر موبائل بند کرنا بھول جائے تو کیا کرے؟

اگر کبھی کسی سے غلطی ہوجائے اور بھول ہوجائے، اور نماز سے پہلے اُس کو گھنٹی بند کرنا یاد نہ رہے، اور نیت باندھنے کے بعد اس کی جیب میں موبائل فون کی گھنٹی بولنے لگے، تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ سے، چاہے دایاں ہاتھ ہو، یا بایاں، جلدی سے موبائل کا لال بٹن دبادے، تو گھنٹی بند ہو جائے گی اور عملِ قلیل کے ذریعے اس طرح نماز کے دوران موبائل فون کی گھنٹی بند کرنا جائز ہے۔

عملِ قلیل کی تعریف

عملِ قلیل اسے کہتے ہیں کہ جس کے کرنے سے دور سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز میں ہے اور نماز پڑھ رہا ہے، اور ایسا کام عام طور پر ایک ہاتھ

سے ہوجاتا ہے، تو عملِ قلیل سے دورانِ نماز بھی موبائل کی گھنٹی بند کرنا جائز ہے، جب جائز ہے تو ہمیں یہ مسئلہ یادرکھنا چاہیے کہ اگر کسی سے خدانخواستہ بھول ہوجائے اور غلطی ہوجائے تو ایسی صورت میں ہم ایک ہاتھ سے اس کی گھنٹی بند کرسکتے ہیں، جس سے یہ مسئلہ حل ہوجائے گا، نہ اپنی نماز میں خلل آئے گا، نہ دوسروں کی نماز میں خلل آئے گا، اور اگر گھنٹی بج رہی ہے، اور موبائل فون رکھنے والے کو مسئلہ معلوم نہیں ہے تو اگر اس کی نماز ختم پر ہو، تو دوسرے نمازی بھائی کو اس کا انتظار کرلینا چاہیے، اور اگر اس کی نماز ختم پر نہ ہو، بلکہ اس نے ابھی نماز شروع کی ہو، اور اُدھر سے گھنٹی پر گھنٹی آرہی ہو تو دوسرے نمازی بھائی کو اس کی جیب میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے، البتہ جیب کے باہر ہی سے اس کا بٹن بند کیا جاسکتا ہے، لیکن یہ بھی اس وقت جبکہ اسے یہ اندازہ ہو کہ موبائل والا شخص خفا نہیں ہوگا، اور اگر اس کے ناراض ہونے کا خطرہ ہو تو پھر آپ صبر سے کام لیں، اور اگر موبائل فون والا شخص کوئی اپنا جاننے والا ہو، یا ایسا مسلمان ہو جس کے بارے میں یہ اندازہ ہو کہ وہ ناراض نہیں ہوگا، تو پھر جیب کے باہر سے بھی بٹن دبایا جاسکتا ہے۔

آپ اندازہ کیجیے، ہمارا دین کیسا جامع ہے کہ ہر چیز کے بارے میں ہدایات موجود ہیں، تعلیمات موجود ہیں، احکام موجود ہیں، اب ہم ہی عمل نہ کریں تو یہ ہماری کوتاہی ہے۔

عملِ کثیر سے نماز میں موبائل بند کرنا درست نہیں

البتہ نماز کے اندر موبائل فون کو عملِ کثیر کے ذریعہ بند کرنا درست نہیں، اور عملِ کثیر اسے کہتے ہیں کہ اگر نمازی، نماز میں کوئی ایسا کام کرے جس کو دور سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ نماز کے اندر نہیں ہے اور یہ نماز نہیں پڑھ رہا ہے، ایسے عمل کو عملِ کثیر کہتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی نمازی نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرے، مثلاً ایک ہاتھ سے موبائل جیب سے نکالے اور دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر اس کا وہ بٹن ڈھونڈنا شروع کرے، جس سے وہ مستقل طور پر بند ہوتا ہے، تاکہ اس کو بند کرے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

یاد رکھیے!! نماز بہت اہم عبادت ہے، نماز کو اپنے قصد واختیار سے بلا عذرِ معتبر فاسد کرنا جائز نہیں ہے، دونوں ہاتھوں سے موبائل بند کرنے میں چونکہ اکثر عملِ کثیر ہو جاتا ہے، اس لیے دونوں ہاتھ اس کے بند کرنے میں استعمال نہ کرے، اور نماز کے اندر عملِ کثیر کر کے اپنی نماز کو فاسد نہ کرے۔

یہ چند باتیں موبائل فون کے بارے میں عرض کرنی تھیں، عرض کر دیں، مسجد میں آتے وقت موبائل فون کو احتیاط سے استعمال کریں، یہ اس کی قدردانی ہے، اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل عطا فرمائے، آمین۔

و آخر دعوانا أن الحمدلله رب العلمين

﴿دوسرا حصہ﴾

موبائل فون کے ضروری احکام

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

سو اگر تم کو علم نہیں، تو اہلِ علم سے پُوچھ لو۔ (بیان القرآن)

﴿النحل: آیت ۴۳﴾

اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

بے شک لاعلمی کا علاج دریافت کرنا ہے۔

(الحدیث)

نماز اہم عبادت ہے

نماز اسلام کے ارکان میں سے اہم ترین رکن ہے، قرآن وحدیث میں نماز سنت کے مطابق اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنے کی بہت تاکید آئی ہے، چنانچہ ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پانچ نمازیں اللہ تعالی نے فرض کی ہیں، جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں، ویسے ہی کیے اور خشوع وخضوع کے ساتھ ان کو ادا کیا، تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالی کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا، اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لئے اللہ تعالی کا کوئی وعدہ نہیں ہے، چاہے گا تو بخش دے گا اور چاہے تو سزا دے گا"۔ (مسند احمد، سنن ابی داود، معارف الحدیث)

چنانچہ نماز کے دوران ہر ایسے عمل سے اجتناب کرنا چاہیے، جس کی وجہ سے نماز سنت کے مطابق ادا کرنے اور خشوع وخضوع حاصل ہونے میں خلل آئے، نماز میں خلل پیدا کرنے والے اعمال میں سے ایک عمل، آج کل دورانِ نماز موبائل فون کی گھنٹی کا بجنا ہے، اس لیے نماز شروع کرنے سے پہلے

موبائل فون کی آواز بند کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، ذیل میں جامعہ دارالعلوم کراچی سے جاری ہونے والے چند فتاوٰی اختصار کے ساتھ نقل کیے جارہے ہیں، تاکہ ان مسائل کو جان کر ان کے مطابق عمل کیا جاسکے۔

سوال نمبر(۱): دورانِ نماز موبائل فون بجنے کا حکم

بعض اوقات نماز سے پہلے موبائل بند کرنا یاد نہیں رہتا، اور وہ نماز کے دوران بجنا شروع کر دیتا ہے، اس صورت میں کیا کرنا چاہیے۔؟

جواب:۔ اولاً تو نماز کے وقت موبائل فون بند کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، لیکن اگر کسی وقت غلطی سے موبائل فون کھلا رہ جائے اور دورانِ نماز گھنٹی بجنے لگے تو اگر عملِ کثیر کے بغیر گھنٹی بند کرنا ممکن ہو تو بند کر سکتے ہیں، اگر گھنٹی بند کرنے کے لیے عملِ کثیر کرنا پڑے تو موبائل فون بند کرنے سے نماز فاسد ہوجائے گی، ایسی صورت میں موبائل بند نہیں کرنا چاہیے، تاکہ نماز فاسد نہ ہو۔

سوال نمبر(۲): عملِ قلیل اور عملِ کثیر کیا ہے۔؟

جواب:۔ نماز میں عملِ قلیل اور عملِ کثیر کی تعیین کے متعلق حضراتِ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے متعدد اقوال ہیں، جن میں سے راجح قول یہ ہے کہ ہر ایسا عمل جو نماز کی درستگی کے لئے نہ ہو اور نہ ہی نماز کے اعمال میں سے ہو اور اس کے کرنے سے، دور سے دیکھنے والے شخص کو غالب گمان ہوجائے کہ

یہ شخص نماز میں نہیں ہے، یہ عمل کثیر ہے، لیکن اگر وہ عمل اس حد تک نہ پہنچے تو وہ عمل قلیل ہے۔

سوال نمبر (۳): بار بار بجنے کی صورت میں کیا کیا جائے،؟

موبائل فون کی گھنٹی بار بار بجنے کی صورت میں کیا کیا جائے؟ یعنی موبائل فون ایک مرتبہ بند کرنے کے بعد اگر دوبارہ بجنا شروع ہو جائے تو دوبارہ بند کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اگر بند کیا جاسکتا ہے تو کتنی بار؟

جواب:۔ اگر ایک مرتبہ بند کرنے کے بعد موبائل فون کی گھنٹی دوبارہ بجنا شروع ہو جائے تو عملِ قلیل کے ذریعے دو بار، سہ بار بھی موبائل فون بند کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ عملِ کثیر تک نوبت نہ پہنچے، اگر عملِ کثیر کر لیا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی، جس سے بچنا لازم ہے۔

سوال نمبر (۴): دورانِ نماز موبائل فون کی گھنٹی کتنی بار بند کر سکتے ہیں،؟

ایک رکن یا پوری نماز میں موبائل فون کی گھنٹی کتنی بار بند کر سکتے ہیں۔؟ موبائل فون بار بار بجنے کی صورت میں تین بار بند کرنے کی گنجائش پوری نماز کے دوران ہے یا ایک رکن میں بھی تین بار بندر کر سکتے ہیں۔؟

جواب:۔ موبائل فون کی گھنٹی پوری نماز میں بلاشبہ تین مرتبہ عملِ قلیل

کے ساتھ بند کرنا جائز ہے، اور ایک رکن میں بھی تین بار عملِ قلیل کے ساتھ بند کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ یہ تینوں حرکات پے در پے نہ ہوں، یعنی تین بار سبحان ربی الاعلی کہنے کے برابر یا اس سے کم وقت میں تینوں حرکات واقع نہ ہوں، کیونکہ اگر اس طرح پے در پے اتنے مختصر وقت میں تین حرکات واقع ہوگئیں تو یہ عملِ کثیر ہوجائے گا اور اس سے نماز فاسد ہوجائے گی۔

(ماخذہ: احسن الفتاوی: ج۳ ص ۴۱۸)

سوال نمبر (۵): نماز توڑ کر موبائل فون بند کرنے کا حکم

کیا نماز توڑ کر موبائل فون بند کیا جاسکتا ہے؟ یعنی دورانِ نماز اگر عمل قلیل کے ذریعہ فون بند کرنا ممکن نہ ہو اور دوسری طرف اس کے بجتے رہنے سے اپنی اور دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل پڑ رہا ہو تو کیا ایسی صورت میں نماز توڑ کر موبائل فون بند کیا جاسکتا ہے؟ تاکہ فون بند کرکے یکسوئی سے نماز پڑھ سکے اور دوسرے نمازیوں کی نماز بھی خراب نہ ہو۔؟

جواب:۔ اگر عمل قلیل کے ذریعہ موبائل فون بند کرنا ممکن نہ ہو اور اس کے بجتے رہنے سے اپنی اور دوسرے نمازیوں کی یکسوئی میں خلل واقع ہو، تو محض اس وجہ سے نماز توڑ کر موبائل بند کرنا جائز نہیں، کیونکہ نماز توڑنے کی اجازت مخصوص اعذار کے وقت ہوتی ہے، اور خشوع وخضوع میں خلل آنا ایسا عذر نہیں جس کی بناء پر نماز توڑنے کی گنجائش ہو۔(۱) (دیکھئے: الدر المختار مع الشامیۃ والہندیۃ)

---

(۱) تبویب نمبر: ۲۵/۷۰۷۔

سوال نمبر(۶): نماز توڑکر اپنا یا دوسرے کا موبائل بند کرنا

موبائل فون کی موسیقی دورانِ نماز، خصوصاً باجماعت نماز کے دوران ہماری جامع مسجد (جہاں صرف مرکزی ہال میں ۲۰۰ سے زائد نمازی موجود ہوتے ہیں) میں ان کی نماز خراب، بلکہ تباہ ہونے کا ذریعہ بن رہی ہے، جس سے نمازی بے حد پریشان ہیں، بلکہ اب تو اس کی وجہ سے مسجد میں دنگا، فساد اور جھگڑے لڑائی کی نوبت آجاتی ہے، مختصراً مسجد میں یہ ایک موبائل کی گھنٹی کسی بھی فتنہ کو پیدا کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے، جس سے نہ صرف ہماری، بلکہ ہر مسجد کا امام اور انتظامیہ شدید مشکلات میں مبتلا ہے، کیونکہ لوگ امام صاحب، خطیب مسجد اور انتظامیہ سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں، اور اس کا ذمہ دار کہتے ہیں، اس سلسلہ میں ہر مسجد کے باہر بے شمار ہدایات کے علاوہ سالوں سے ممبر کے ذریعہ موبائل بند رکھنے کی تاکید اور اعلانات بھی بے سود ہو چکے ہیں، چنانچہ اس سنگین مسئلہ کا کوئی ایسا حل بتایا جائے جو فوری قابلِ عمل ہو، ہمیں یہ فتوی تو ملا ہے کہ دورانِ نماز ایک ہاتھ سے جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل بند کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، لیکن اس عمل کو اس طرح کرنا کہ پڑوس والے نمازی کو خبر نہ ہو، تقریباً ناممکن ہے، اور عوام الناس کی اکثریت اس کو سمجھنے اور عمل کرنے سے قاصر ہے، چنانچہ کیا یہ ممکن اور جائز ہو سکتا ہے کہ سینکڑوں لوگوں کی نماز خراب کرنے کی بجائے

وہ ایک شخص یا زیادہ نماز توڑ کر اپنے موبائل فون کو فوراً بند کر کے دوبارہ ازسرِ نو نماز پڑھنا شروع کرے؟ اس طرح نہ صرف مسجد میں موسیقی والے موبائل فوراً بند ہو جائیں گے، بلکہ دوسرے سکون سے نماز پڑھ سکیں گے، اور مسجد میں کوئی فتنہ، لڑائی جھگڑے کا خطرہ بھی نہیں رہے گا، اگر نماز ٹوٹنے کی گنجائش نہ ہو، پھر بھی ہزاروں نمازیوں کی خاطر اس کی کوئی نہ کوئی گنجائش نکال کر کوئی آسانی کی صورت پیدا کی جائے۔

جواب:۔ موبائل فون کی گھنٹی بند کرنے کی خاطر فرض نماز توڑنے کی گنجائش نہیں، موبائل میں ایسی گھنٹیاں استعمال کرنا جو موسیقی پر مشتمل ہوں، مسجد سے باہر بھی جائز نہیں، اور مسجد میں آنے کے بعد موبائل فون بند کرنے کا اہتمام نہ کرنا جس سے نمازیوں کے خشوع وخضوع میں خلل واقع ہوتا ہو اور انہیں اس سے پریشانی ہوتی ہو، سخت گناہ ہے، جس سے اجتناب لازم ہے۔

کبھی کبھی نماز شروع کرنے سے پہلے نمازیوں کو موبائل بند کرنے کی یاد دہانی کرادینی چاہئے، تاکہ کسی کا موبائل فون نماز کے دوران غلطی سے یا بھولے سے بھی نماز کے دوران کھلا نہ رہے، اور اگر کسی وجہ سے موبائل کھلا رہ جائے اور نماز کے دوران گھنٹی بجنے لگ جائے تو اگر عملِ قلیل یعنی ایک ہاتھ سے بند کرنا ممکن ہو تو ایک ہاتھ سے بند کرنے کی گنجائش ہے، لیکن اس میں یہ ضروری نہیں کہ پاس والے نمازی کو خبر نہ ہو۔

البتہ موبائل بند کرنے کے لئے اگر عملِ کثیر کرنا پڑے تو موبائل فون بند کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

سوال نمبر(۷): اسلامی کلمات کو بطورِ گھنٹی استعمال کرنے کا حکم

موبائل فون میں ٹونز کی جگہ قرآنی آیات یا کلماتِ اذان کے محفوظ کرانے کی (فون آنے پر قرآنی آیت یا کلماتِ اذان سنائی دے) شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

جواب:۔ موبائل فون میں قرآنی آیات یا کلماتِ اذان کو محفوظ کر کے کال کے وقت بطورِ گھنٹی استعمال کرنا آیاتِ قرآنی اور کلماتِ اذان کی بے ادبی ہے، لہذا اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔(۲)(فتاوی ہندیہ)

سوال نمبر(۸): گانوں، باجوں کی آواز پر مشتمل گھنٹی کا استعمال

آج کل موبائل فون پر پاکستانی اور انڈین گانوں کی ٹون میں بیلز (BALLS) دستیاب ہیں، ایسی بیلیں، گانے باجے کے حکم میں داخل ہیں یا نہیں؟ کیا گانے یا نغمے کی بیلز (BALLS) کو موبائل فون میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ عام اور سادہ بیلز بھی آسانی سے استعمال کی جا سکتی ہیں۔

جواب:۔ یہ آواز موسیقی میں داخل ہے، لہذا ان بیلز کا استعمال جائز نہیں، بلکہ اس کی جگہ سادہ آواز والی گھنٹی استعمال کی جائے۔

(۱) تبویب نمبر:۶۷/۴۹۔ (۲) تبویب نمبر:۶۷/۷۶۔

سوال نمبر(۹): گانوں، باجوں کی آوازوالی گھنٹیوں کا خریدنا اور منگوانا

موبائل کمپنی عموماً کسی نئی بیل کے لئے پیغام (MESSAGE) بھیجتی ہے، اس پیغام میں اس بیل کے گانے کے الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں، جس سے صراحتاً معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ گانے کی بیل ہے، ایسے پیغام کو ریسیو کر کے بیل منگوانا اور اس پر دو تین روپے خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ آیا کہ یہ (ومن الناس من یشتری لھوالحدیث....الآیۃ) میں داخل ہے یا نہیں۔؟

جواب:۔ بلاشبہ یہ لہوالحدیث میں داخل ہے، کیونکہ لہوالحدیث کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (**هو الغناء وأشباهه**) یعنی لہوالحدیث، گانا اور اسی قسم کی چیزیں ہیں، لہذا موسیقی بھی اس میں داخل ہے، اسی طرح سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (**واستفزز من استطعت منهم بصوتک**) حضرت مجاہدؒ کی تفسیر کے مطابق اس آیت میں صوت سے مراد گانا بجانا، لہو ولعب اور فضول اور بے کار قسم کے کام ہیں، اور حضرت ضحاکؒ سے صوت کی تفسیر میں (**صوت المزمار**) منقول ہے، یعنی بانسری کی آواز، لہذا اس طرح کی بیل منگوانا اور اس پر رقم خرچ کرنا جائز نہیں۔

سوال نمبر(۱۰): گانوں، باجوں والی گھنٹیوں کو سننا جائز نہیں۔

شوقیہ طور پر دل بہلانے کے لئے یا محض تفریح طبع کے لئے ان مذکورہ بیلوں کو سننا سنانا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب:۔ کسی بھی غرض کے لئے ان بیلوں کو سننا جائز نہیں۔

سوال نمبر(۱۱): دل خوش کرنے کی غرض سے گناہ کا ارتکاب جائز نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بیل ایسی ہونی چاہئے جو کانوں کو بھلی معلوم ہو اور کسی دوسرے سننے والے کو بھی خوشگوار لگے، لہذا ہم تو ایسی بیلوں کے ذریعے ایک مومن کے دل کو خوش کرتے ہیں، مذکورہ بالا تاویل کی کیا حیثیت ہے۔؟

جواب:۔ خوشی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک وہ خوشی ہے جو کسی نیک عمل کے نتیجے میں ہوتی ہے، یا کسی نعمت مل جانے سے ہوتی ہے، یہ خوشی محمود ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(**فبذلک فلیفرحوا أی بالقرآن والإسلام** (قرطبی)) یعنی قرآن اور اسلام کی نعمت ملنے پر خوش ہو جاؤ، دوسری جگہ ارشاد ہے:(**فرحین بما آتاهم الله من فضله**)

دوسری خوشی وہ ہوتی ہے جو کسی گناہ کے نتیجے میں ہوتی ہے، یہ مذموم اور

ناپسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے، چنانچہ جب قارون اپنے جمع کردہ مال پر خوش ہوا تو اس کی قوم نے اس کو نیک مشورہ دیتے ہوئے کہا (لاتفرح إن الله لایحب الفرحین)۔

میوزک سننے پر جو خوشی ہوتی ہے، وہ قسم ثانی میں داخل ہے، اور ہر گناہ سے دل خوش ہوتا ہے، لیکن یہ خوشی چونکہ خلافِ شریعت ہے، اس لئے کسی مومن کے دل کو خوش کرنے کی غرض سے گناہ کا ارتکاب کرنا جائز نہیں۔(۱)

سوال نمبر(۱۲): کمپیوٹر اور موبائل پر گیم کھیلنے کا حکم

کمپیوٹر یا موبائل پر ایسا گیم کھیلنا جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو، جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً کار کا گیم وغیرہ، کمپیوٹر یا موبائل پر کوئی ایسا گیم کھیلنا جس میں جاندار کی تصویر ہو، جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً کرکٹ کا گیم وغیرہ، نیز اگر تصویر کی صحیح طور پر شناخت نہ ہو رہی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟

جواب:۔ کمپیوٹر یا موبائل پر ایسا کھیل جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو یا جاندار کی تصویر واضح اور نمایاں طور پر نہ آتی ہو اور تصویر کی صحیح شناخت نہ ہو رہی ہو اور نہ موسیقی شامل ہو اور نہ اس میں جوا شامل ہو، تو نابالغ بچوں کے لئے ایسا کھیل جائز ہے، اور اگر محض تفریحِ طبع کے لئے کبھی کبھار یہ کھیل کھیلا جائے اور اس کی وجہ سے فرائض اور دیگر حقوقِ واجبہ میں کوتاہی نہ ہوتی ہو تو

(۱) تبویب نمبر:۴۲/۷۳۲۔

بالغوں کے لئے بھی اس کی گنجائش ہے، تاہم اس میں اس قدر انہماک نہ ہو کہ فرائض اور دیگر حقوقِ واجبہ کی ادائیگی میں سُستی ہونے لگے، جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے، تو پھر جائز نہیں۔ (ماخذہ: التبویب بتصرف) (۱)

وصلی اللہ تعالی علی النبی الکریم محمد و آلہ

واصحابه اجمعین إلی یوم الدین.

○

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲۸ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ

شب جمعہ

---

(۱) تبویب نمبر: ۲۶/۸۲۶

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی پُر اثر، مفید، معتبر اور مستند کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔

عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی

سے براہ راست دستیاب ہیں۔

- علیکم بسنتی
- پیاری باتیں
- آخری منزل
- چند نیکیاں اور ایصال ثواب
- عمل مختصر اور ثواب زیادہ
- جمعہ کے معمولات
- آدابِ سفر
- ماہ صفر اور جاہلانہ خیالات
- قربانی کے فضائل و مسائل
- کامل طریقۂ نماز
- نماز فجر اور ہماری کوتاہی
- اصلاحی بیانات ۱۰ جلدوں کا سیٹ
- خواتین کا طریقۂ نماز
- توبہ و استغفار
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- تقسیم وراثت کی اہمیت
- عید سعید اور ہمارے گناہ
- مسائل غسل
- وضو درست کیجئے
- صدقۂ جاریہ کی فضیلت
- امت مسلمہ کے عروج و زوال کا اصل سبب
- دعا کی اہمیت اور اس کے آداب
- اپنی اصلاح کیجئے
- خواتین کا پردہ
- روزانہ کے معمولات
- اسماء اعظم اور اسماء حسنیٰ
- راہ کے آٹھ حقوق
- درود و سلام کے فضائل
- تلاوت قرآن کے انعامات
- باطن کے تین گناہ
- مسلمانوں کی مدد کیجئے
- صلوۃ التسبیح
- ٹی وی اور عذاب قبر
- چھ گناہ گار عورتیں
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
- مسلمانوں کے چار دشمن
- گانا سننا اور سنانا
- والدین کے حقوق اور ان کی اطاعت

مکتبۃ الاسلام کراچی